سوال

کیا باپ طلاق یافتہ بیٹی کو زکاۃ دے سکتا ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

انسان کا اپنی طلاق یافتہ بیٹی کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے کیونکہ اگر وہ محتاج اور ضرورت مند ہے اور باپ صاحب ثروت ہے تو اس پر اپنی طلاق یافتہ بیٹی کے اخراجات اٹھانا لازم ہے، لیکن اگر باپ اپنی طلاق یافتہ بیٹی کو زکاۃ کا مال اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے دیتا ہے تو جائز ہے کیونکہ باپ پر اپنی اولاد کے قرض کی ادائیگی لازمی نہیں ہے۔ ایسے ہی اگر باپ کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ اپنی بیٹی کی کفالت کر سکے تو پھر بھی اسے زکاۃ دے سکتا ہے۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ویجوز صرف الزکاۃ إلی الوالدین وإن علوا - یعنی الأجداد والجدات - وإلی الولد وإن سفل - یعنی الأحفاد - إذا کانوا فقراء وہو عاجز عن نفقتہم، وکذا إن کانوا غارمین أو مکاتبین أو أبناء السبیل، وإذا کانت الأم فقیرۃ ولہا أولاد صغار لہم مال ونفقتہا تضر بہم أعطیت من زکاتہم (الاختیارات: (ص 104)

والدین، دادا اور دادی اگر فقیر محتاج ہو یا اولاد میں سے کوئی ضرورت مند ہو اور وہ ان کے اخراجات نہ اٹھا سکتا ہو تو انہیں زکاۃ دینا جائز ہے۔ اسی طرح اگر وہ مقروض، مکاتب یا مسافر ہوں (تو انہیں زکاۃ دینا جائز ہے)۔ ایسے ہی اگر ماں محتاج ہو اور اس کی اولاد صاحب مال ہو، لیکن ماں کے اخراجات اٹھانے سے انہیں نقصان ہو تو وہ اپنے مال کی زکاۃ ماں کو دے سکتے ہیں۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ	فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد	فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بن محمد بلال